۲/۵/۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام دریں مسئلہ کے بارے

میری شادی کو تقریباً چار سال ہو چکے ہیں اور اب میری
الحمدللہ دو بیٹیاں ہیں جن میں ایک کی عمر ڈھائی سال
ہے اور دوسری بیٹی کی عمر سوا سال ہے اور اس وقت میری
بیوی دوبارہ حاملہ ہوئی ہے لیکن وہ کمزور ہے اور اسی کمزوری کی
وجہ سے وہ اپنے حمل کو ساقط کرانا (گرانا) چاہتی ہے اور ڈاکٹروں سے
بھی مشورہ کیا ان کا بھی یہ کہنا ہے کہ آپ اپنے حمل کو گروا دو
آیا اب مجمع اس کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے
کہ میری بیوی اپنا حمل گرا سکتی ہے کہ نہیں؟

سلیم احمد

K ایریا 32 B گلی نمبر 2 کوارٹر نمبر 111

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۳/۱۵۳ھ
مورخہ
دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ابتداء سے مانع حمل تدابیر اختیار کی جاتیں تو بلا کراہت گنجائش تھی، لیکن اب جبکہ حمل ٹھہر گیا ہے تو صرف کمزوری کی وجہ سے گرانا کراہت سے خالی نہیں۔ حالت حمل میں ہر عورت کو کمزوری ہوتی ہے اسلئے یہ ایسا عذر نہیں جس کی وجہ سے بلا کراہت اسقاط جائز ہو۔ اسلئے اگر اسقاط کیا جائے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ہاں اگر حمل کی وجہ سے دودھ خراب ہوجاتا ہو اور بچے کی غذا کیلئے متبادل انتظام نہ ہو تو یہ عذر ہے اس کی وجہ سے حمل میں روح پڑنے سے پہلے اسقاط کی گنجائش ہے۔

فی الشامیة: (3/ 176)

قال فی النهر: بقی هل یباح الإسقاط بعد الحمل؟ نعم یباح ما لم یتخلق منه شیء ولن یکون ذلك إلا بعد مائة وعشرين يوما، وهذا يقتضي أنهم أرادوا بالتخليق نفخ الروح وإلا فهو غلط لأن التخليق يتحقق بالمشاهدة قبل هذه المدة كذا فی الفتح، وإطلاقهم يفيد عدم توقف جواز إسقاطها قبل المدة المذكورة على إذن الزوج. وفی كراهة الخانية: ولا أقول بالحل إذ المحرم لو كسر بيض الصيد ضمنه لأنه أصل الصيد فلما كان يؤاخذ بالجزاء فلا أقل من أن يلحقها إثم هنا إذا سقط بغير عذرها اهـ قال ابن وهبان: ومن الأعذار أن ينقطع لبنها بعد ظهور الحمل وليس لأبی الصبی ما يستأجر به الظئر ويخاف هلاكه. ونقل عن الذخيرة لو أرادت الإلقاء قبل مضی زمن ينفخ فيه الروح هل يباح لها ذلك أم لا؟ اختلفوا فيه، وكان الفقيه علی بن موسی يقول: إنه يكره، فإن الماء بعدما وقع فی الرحم مآله الحياة فيكون له حكم الحياة كما فی بيضة صيد الحرم، ونحوه فی الظهيرية قال ابن وهبان: فإباحة الإسقاط محمولة على حالة العذر، أو أنها لا تأثم إثم القتل اهـ. وبما فی الذخيرة تبين أنهم ما أرادوا بالتحقيق إلا نفخ الروح، وأن قاضی خان مسبوق بما مر من التفقه، والله تعالى الموفق اهـ كلام النهر ح. والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳/جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

۴/مئی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

۲۶/۶/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۳/۱۵۳۱

مورخہ ۲۶/۶/۳۴

۲۰۱۳/۵/

مفتی

Scanned by CamScanner